نام کتاب: فرہنگ سیرت

مؤلف: سید فضل الرحمٰن

صفحات: ۳۲۸

ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی

قیمت: ۱۵۰/روپے

تبصرہ نگار: ڈاکٹر نثار احمد، کراچی

فرہنگ سیرت زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کی تازہ ترین علمی و تحقیقی پیشکش ہے اور حسب روایت صورت اور سیرت دونوں اعتبار سے شاندار، دیباچے کے مطابق یہ کتاب ''سیرت طیبہ کی ڈکشنری اور لغات ہے''۔ (ص ۲۰) اس کے تمام اندراجات (تعداد میں تین ہزار سے متجاوز) کسی نہ کسی نوع سے نسبت رسالت کے حامل اور بہر طور متعلقات سیرت میں شامل ہیں، جس کی تفصیل جناب مؤلف نے خود (ص ۲۰، ۲۱) بیان کردی ہے۔ علما، فضلا اور صاحبان فکر و نظر کی آرا، جائزے، تجزیے اور تاثرات ابتدائی صفحات میں ہی سامنے آجاتے ہیں اور کتاب کی وقعت بڑھانے کے لئے کافی ہیں۔

کتاب کے مؤلف معروف سیرت نگار جناب سید فضل الرحمٰن صاحب ہیں، جو نہ صرف یہ کہ ''ہادی اعظم ﷺ'' جیسی ضخیم کتاب پیش کر چکے ہیں بلکہ سیرت سے ہی مختص ششماہی مجلہ ''السیرہ عالمی'' کے بھی مدیر ہیں، سیرت کے مختلف موضوعات پر شائع ہونے والے مضامین و مقالات اس کے علاوہ ہیں۔ ''احسن البیان فی تفسیر القرآن'' کے نام سے قرآن کریم کی مختصر و جامع اور عام فہم تفسیر بھی (اگرچہ ابھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے، تاہم اب تک چھ جلدیں) ان کے قلم نفیس رقم سے نکل کر عوام و خواص

not

میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔

فرہنگ سیرت کا موضوع نیا، اس کا اسلوب نگارش عام فہم اور زبان و بیان معیاری ہے، اس کے اندراجات اکثر و بیشتر مختصر ہیں، تا کہ ضخامت حد سے آگے نہ بڑھنے پائے، مگر ضروری معلومات آ گئی ہیں بلکہ بہت سے اندراجات معلومات افزا ہونے کے ساتھ ساتھ روح پرور اور ایمان افروز بھی ہیں، مثلاً باقوم (ص ۵۲) ایک رومی معمار کا نام جس نے بیت اللہ کی تعمیر میں حصہ لیا۔ برک الغماد (ص ۵۷) جہاں جناب عبداللہ بن جدعان مدفون ہیں جن کے گھر پر حلف الفضول کا مشہور و معروف معاہدہ طے پایا تھا، یا مثلاً غزوۂ بدر میں فرشتوں کی خدائی امداد خوش اعتقادی نہیں عملی طور پر اس کا حیرت انگیز مظاہرہ سائب بن ابی جیش کے ذکر میں موجود جبکہ انھیں "ایک گورے رنگ کے لمبے آدمی نے پکڑا باندھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ فرمان نبوی کے مطابق وہ فرشتہ تھا"۔ (ص ۴۵) اسی طرح ابو یسر نامی صحابی (رضی اللہ عنہ) کے تحت یہ تفصیل کہ انھوں نے (قریشی لشکر میں شامل) حضرت عباسؓ جیسے قد آور کو ایک فرشتے کی مدد سے گرفتار کیا تھا۔ (ص ۳۲۰) یا مثلاً الصادرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی پینے کا آب خورہ تھا۔ (ص ۱۶۹) وغیرہ وغیرہ

کتاب میں جامعیت کے باوجود بعض اسما، اشیا اور اعلام کا ذکر و اندراج شاید اتفاقاً چھوٹ گیا، جو کتاب سے متبادر ہونے والے سیل رواں میں تشنگی کا احساس دلاتا ہے اور کاش کہ ان کا اندراج بھی ہوتا تو بہت خوب ہوتا اور کتاب کی روشنی اور بڑھ جاتی۔ مثلاً بشارات، خصوصاً بشارت عیسیٰ علیہ السلام جسے خود قرآن نے (الصف، ۶) آپ کے اسم گرامی احمد کے ساتھ محفوظ رکھا ہے۔ اسم گرامی احمد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جگہ نہ پا سکا۔ حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام جیسی نمایاں ترین شخصیات کا انفرادی حوالہ مندرج نہ ہو سکا (دین اسلام اور پیغمبر اسلام دونوں ابراہیمی اسماعیلی یادگار ہیں، اور آپ ﷺ اُن ہی کی دعاؤں کے مصداق حقیقی تھے۔ انا دعوۃ ابراھیمؑ) کتاب میں آنحضور ﷺ کے صاحبزادے عبداللہ کا بیان (ص ۱۹۱) تو ہے مگر خود آپ ﷺ کے اصلی صلبی باپ عبداللہ بن عبدالمطلب کا نام شامل فرہنگ نہیں۔ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ جناب آمنہ کا تعارف بھی نہیں آ سکا۔ نیز واقعہ فیل، عام الفیل (ولادت باسعادت کا سال) سورۃ الفیل، ابابیل اور ابرہۃ الاشرم کے حوالے، جو باب سیرت کے مرکزی حوالے ہیں، مندرج ہونے سے رہ گئے۔

فرہنگ سیرت میں نقشہ جات کی شمولیت، افادیت میں اضافے کا باعث ہے اور واقعات کی صورت آشنائی میں یقیناً مفید و مددگار۔ کتاب میں شامل کئی نقشے بہت اچھے ہیں، لیکن کئی نقشے نظر ثانی اور

not

کر توجہ چاہتے ہیں تا کہ اہم مقامات کا درست تعین اور تاریخ واقعات کی صحیح تعبیر کی جا سکے۔اس سلسلے میں مثلاً غارِ حرا (جبل نور) ثنیۃ الوداع، جبل ابوقبیس اور جبل قعیقعان وغیرہ کا صحیح محل وقوع اور درست تعین ضروری ہے۔نقشوں میں کئی مقامات کا محل وقوع الٹ پلٹ ہوگیا ہے، مثلاً فتح مکہ کا نقشہ (ص ۲۲۴)، غزوۂ احد کا نقشہ (ص ۳۱) اور غزوۂ احزاب کا نقشہ (ص ۳۳) توجہ طلب ہے۔ان نقشہ جات کی صحت و درستگی کتاب کی سندو وقعت میں چار چاند لگا سکتی ہے۔

بحیثیت مجموعی فرہنگ سیرت ایک دل آویز تالیف اور قابل قدر کتاب ہے۔میرے نزدیک یہ کتاب دراصل جستجوئے رسول ﷺ کا سفرنامہ ہے، جس میں رہ نوردِ شوق بہ فضل رحمانی وادی وادی، صحرا صحرا، گلشن گلشن گھوما پھرا، منزل بہ منزل اترا، نشاناتِ راہ دیکھتا رہا اور جگر لخت لخت جمع کرتا رہا، تا آنکہ جمع یہ دیوان ہوا، یہ دیوانِ علم و آگہی ہے، ایک دیوانۂ فرزانہ کی دشت نوردی کی دلیل، اس کی بیابانوں کا سفر، محنتوں کا اثر جو بالآخر رنگ لایا اور یہ خوان سجالایا۔یارانِ نکتہ داں کے لئے صلائے عام ہے اور دل والوں کے پڑھنے کے لئے ''سیپارۂ دل''۔

ماہنامہ مسیحائی (سیرت رسول نمبر ﷺ)

مدیر اعلیٰ: مخدوم زادہ احمد خیرالدین انصاری،

مدیر (برائے اشاعت خاص): حافظ سید عزیز الرحمٰن۔

صفحات: ۱۷۶،

قیمت: ۱۳۰/روپے

ملنے کا پتہ: فضلی بک سپر مارکیٹ، اردو بازار، کراچی

تبصرہ نگار: محمد احمد حافظ، کراچی

پاکستان میں شائع ہونے والے دینی، علمی، ادبی جرائد کی طرف سے خاص شماروں کی اشاعت ایک مستحکم روایت ہے، ان خاص اشاعتوں کی اہمیت اس اعتبار سے دوچند اور بسا اوقات سہ چند ہوتی ہے کہ اُن میں کسی ایک علمی موضوع یا کسی شخصیت کے حوالے سے بہت سا معیاری اور تحقیقی مواد اکٹھا پڑھنے کو مل جاتا ہے۔جو ممکن ہے بعض صورتوں میں بہت سی کتابوں کی طرف مراجعت کے باوجود حاصل نہ ہو پائے۔

ماہنامہ ''مسیحائی'' کا ملک کے معروف جرائد میں شمار ہوتا ہے، اس کے مدیر اعلیٰ مخدوم زادہ احمد خیر الدین انصاری متعدد عوارض کے باوجود جوانوں ایسی بلند ہمتی اور ولولے کے ساتھ پرچہ نکال رہے ہیں۔

حال ہی میں مسیحائی کا سیرت رسول ﷺ نمبر شائع ہوا ہے، اس خصوصی اشاعت کے مدیر حافظ سید عزیز الرحمٰن ہیں، جن کی ادارت میں یہ خاص نمبر شائع ہوا ہے۔ بڑے سائز کے ایک سو چھتر صفحات پر مشتمل سیرت نمبر اپنے اندر جگمگاتے نگینوں اور سیرت طیبہ کے جواہر ریزوں کو سموئے ہوئے ہے۔ اس نمبر میں شامل وقیع علمی اور تحقیقی مضامین یقیناً مدیر محترم کا ''حسن انتخاب'' ہیں، دراصل سیرت طیبہ کا موضوع ہے ہی اتنا جامع، ہمہ گیر اور متنوع کہ اس کے کسی ایک پہلو کا احاطہ کرنا غالباً ناممکن ہے۔

یوں کہا جائے کہ سیرت طیبہ وہ مشک وعنبر ہے جسے جتنا زیادہ رگڑا جائے اسی قدر خوشبو دے گا تو عین حق ہے، ہمیں جناب سید عزیز الرحمٰن صاحب کی اس بات سے کلی اتفاق ہے کہ ''اس موضوع کا یہ بھی ایک اعجاز ہے کہ (سیرت طیبہ کے حوالے سے) اس قدر لٹریچر معرض وجود میں آجانے کے باوجود کسی محقق اور اہل قلم کے توفیق الٰہی شامل حال ہوتی ہے اور وہ کچھ اس انداز سے سیرت طیبہ پر قلم اٹھاتا ہے کہ قاری چونک پڑتا ہے''۔

زیر تبصرہ سیرت نمبر کو چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، مطالعہ سیرت، حیات طیبہ، سیرت طیبہ مختلف پہلو، اخلاق حسنہ، اسوۂ حسنہ مختلف پہلو۔ ''مطالعہ سیرت'' کے تحت جناب حافظ سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب کا وقیع مقالہ ''سیرت طیبہ کا پیغام'' شامل ہے جو اختصار کے ساتھ جامعیت کی شان لئے ہوئے ہے، اس کی افادی حیثیت بتانے کے لئے محترم مقالہ نگار کا نام ہی کافی ہے، جنہیں بتوفیق ایزدی سیرت طیبہ سے عشق کی حد تک لگاؤ ہے۔ اس کے علاوہ مولانا محمد وسیم راؤ کا مضمون ''علم سیرت، ضرورت واہمیت مروجہ منکرات ومسائل'' نہایت اہمیت کا حامل ہے، ''حیات طیبہ'' کے حصے میں جناب پروفیسر سید محمد سلیمؒ، حضرت پیر مہر علی شاہ، ڈاکٹر سید عبداللہ، مولانا سید حسن مثنیٰ ندوی، ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی، ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری، ڈاکٹر نثار احمد، حکیم محمد سعید شہید، مولانا حافظ محمد اظہر سعید، ڈاکٹر حافظ محمد ثانی وغیرہم کے مقالات شامل ہیں۔ ''سیرت طیبہ، مختلف پہلو'' کے تحت داعیٔ اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ، حضرت مولانا مفتی غلام قادر، معروف محقق ڈاکٹر محمود احمد غازی اور ڈاکٹر انعام الحق کوثر کے مضامین ہیں۔ ''اخلاق حسنہ'' کے تحت مولانا عبدالمالک کاندھلوی رحمہ اللہ اور ڈاکٹر خالد علوی کے مقالات ہیں۔

''اسوۂ حسنہ، مختلف پہلو'' کے تحت حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب مدظلہ، مولانا مفتی محمد

not

تقی عثمانی مدظلہ،مولانا اکرام اللہ جان قاسمی اور مولانا ابن الحسن عباسی کے وقیع مقالات ہیں،آخری حصہ ''تعلیمات نبوی ﷺ'' کے نام سے ہے،اس آخری حصے کو پورے سیرت نمبر کا حاصل کہا جا سکتا ہے،اس لئے کہ اس حصے میں لکھنے والوں میں بڑے نام ہی نہیں مضامین بھی نہایت عمدہ ہیں، مثلاً صلح جوئی اور تعلیمات نبوی ﷺ کے عنوان سے حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی محمد مظہر بقا نے نہایت دل سوزی کے ساتھ مضمون ارقام فرمایا ہے،''استحکام پاکستان سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں'' ڈاکٹر عبدالروف ظفر کے قلم سے فکرافروز مقالہ ہے،قطرے میں سمندر، ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی صاحب کا محبت رسول میں ڈوبا مضمون ہے،آخر میں غالباً تمت بالخیر کے طور پر جناب حافظ سید عزیز الرحمٰن صاحب کا وقیع علمی مقالہ، اسلامی معیشت اور کفالت عامہ،تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں،شامل اشاعت ہے،حصہ نعت میں مولانا شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ،مولانا سید زوّار حسین شاہؒ،مولانا سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری، حضرت سید نفیس شاہ صاحب مدظلہ،مولانا حکیم محمد اختر صاحب، جناب سلیم احمد،محمود عثمانی کی سوز و محبت میں ڈوبی نعتیں ہیں جو سیرت نمبر کے مختلف صفحوں پر بکھری نگینوں کی طرح محسوس ہوتی ہیں۔

مسیحائی کا سیرت رسول نمبر جہاں باطنی خوبیوں سے مالا مال ہے وہیں ظاہری خوبیوں سے بھی آراستہ ہے،ٹائٹل پر مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام کی رات کے وقت کی خوبصورت تصویر ہے،کاغذ، طباعت مناسب جبکہ قیمت اس شمارے کی ایک سو تیس روپے ہے۔

مسیحائی کا سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر ہر لحاظ سے قابل مطالعہ ہے،

نام کتاب: فلسفہ سیرت خاتم الانبیاء
مؤلف: سید تصدق بخاری
صفحات: ۶۴۰
ناشر: القاسم اکیڈمی، خالق آباد، نوشہرہ، سرحد
قیمت: درج نہیں
تبصرہ نگار: ڈاکٹر حافظ محمد ثانی، کراچی

رسول اکرم، پیغمبر آخر و اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت عظمیٰ اور اس حوالے سے نثر و نظم ہر دو اصناف میں سیرت نگاری مسلم امہ کا محبوب موضوع رہا ہے، مغازی کے عنوان سے اس کی روایت

وتدوین کا سلسلہ شروع ہوا اور بالآخر اس میں اتنی وسعت و ہمہ گیریت پیدا ہو گئی کہ رسالت مآب فداہ ابی و اُمی کی حیات طیبہ کے ہر موضوع پر دنیا میں بے شمار کتابیں لکھی گئیں، اور یہ مبارک و مسعود سلسلہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ سے اب تک جاری ہے اور ان شاء اللہ تا قیام قیامت جاری و ساری رہے گا کہ خود خالق کائنات نے اپنے سرورِ دو عالم کے محبوب، محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرما کر آپ ﷺ کے ذکر و سیرت کو رفعت و ابدیت بخشی، ارشاد ہوا:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

ذکر رسول ﷺ کی عظمت و رفعت پر اس ارشاد مبارک سے یہ گواہی بھی دی گئی کہ آپ ﷺ کا ذکر جمیل تحریر و تقریر اور تدوین و تالیف کے ذریعے امت میں محفوظ رہے گا اور آپ ﷺ کی عظمت و رفعت کا بیان جاری و ساری رہے گا۔

سیرت نگاری اسلامی ادب عالیہ کی عالی قسم اور ذکر رسول ﷺ کی ایک اہم صنف ہے، اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں دنیا کے ہر خطے اور ہر زبان میں سیرتِ طیبہ پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں اور ادب عالیہ میں انہوں نے عالی مقام پایا۔

فلسفۂ سیرت خاتم الانبیاء ﷺ فی ضوء القرآن و احادیث المصطفیٰ اسی مبارک و مسعود سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ سید تصدق بخاری کی یہ کتاب القاسم اکیڈمی، ضلع نوشہرہ سے شائع ہوئی ہے۔

پیش نظر کتاب میں سیرتِ طیبہ کے بعض اہم اور قابل ذکر پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے اور سیرت طیبہ کے بیان کردہ موضوعات و مضامین میں سے بعض کے فلسفے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ساتھ ساتھ حیاتِ طیبہ کے بعض اہم موضوعات پر معترضین کے اعتراضات کو موضوع بحث بناتے ہوئے ان کے جوابات دیے گئے ہیں، اس سلسلے کا ایک اہم موضوع رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سے زائد شادیاں ہیں، فاضل مؤلف نے اس موضوع پر قدرے تفصیل سے بحث کرتے ہوئے علمی اور مدلل جواب دیا ہے، اور ازواج مطہرات ؓ سے رسول اکرم ﷺ کے نکاحوں کے اسباب بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مؤلف نے ہر زوجۂ محترمہ کے شجرۂ نسب کو بھی بیان کیا ہے۔

بہر کیف جیسا کہ کتاب کے عنوان سے ظاہر ہے اس کا اسلوب فلسفیانہ ہے، کم و بیش کتاب کے اکثر مضامین میں فلسفیانہ اُسلوب میں بحث کی گئی ہے۔ ذیل میں ان میں سے چند موضوعات کے عنوانات پر اکتفا کیا جاتا ہے:

فلسفۂ سیرت خاتم الانبیا، فلسفۂ اسم مقدس احمد ﷺ، فلسفۂ ولادت با سعادت، ربیع الاول کا فلسفہ و اہمیت، فلسفۂ بشریت انبیا، فلسفۂ حدیث قرطاس، فلسفۂ خلافت سیدنا صدیق اکبرؓ وغیرہ۔

کتاب کے آغاز میں فاضل مؤلف نے ''اسلامی آئین کا اساسی اصول'' کے زیر عنوان اطاعت و محبت رسول ﷺ کی عظمت و اہمیت قرآن و سنت کی روشنی میں اجاگر کی ہے، قدرے تفصیل کے ساتھ اس موضوع پر قرآن و سنت کے نصوص کو ذکر کرکے اس کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ مؤلف نے اطاعتِ رسول ﷺ کو اسلامی آئین او رایمان کا بنیادی فلسفہ قرار دیتے ہوئے اسے دین حق کی شرط اول قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں قدیم و جدید نعت گو شعرا کے نعتیہ اشعار بطور استشہاد پیش کئے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی محمد و احمد ﷺ کی عظمت و اہمیت کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے متعلق انبیائے سابقینؑ کی بشارات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے، معاہدۂ احلاف او رحلف الفضول کا بیان بھی اہمیت کا حامل ہے، اس حوالے سے مؤلف نے بعض تاریخی اہم معلومات کو یکجا کر دیا ہے۔

فاضل مؤلف کی یہ کاوش قابل تحسین و آفرین ہے۔

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ۱۳۹ علمی مقالات اور نثری تقاریر کا قیمتی مجموعہ

مقالات زواریہ

ترتیب: سید فضل الرحمٰن صفحات: ۵۶۸ قیمت: ۲۳۰/روپے

تحریک پاکستان کے فکری محرکات

سید فضل الرحمن

تحریک پاکستان کے فکری محرکات خصوصاً دو قومی نظریئے کے آغاز و ارتقا کے بارے میں قیمتی معلومات، تحریک پاکستان کے حوالے سے ایک اہم او رمفید کتاب

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز